شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد!

چونکہ فقیر کو سوالنامہ متعلقہ کی تمام شقوں کے جوابات لکھنے کی نہ فرصت ہے اور نہ ہمت ہے۔ لہٰذا بعض سوالات کے جوابات لکھنے پر اکتفاء کرتا ہے۔

① فقیر ائمہ اربعہ اور ان کے تلامذہ اور ہر مذہب کے فقہاء سے اور ان کی کتب سے متاثر ہوا ہے۔ اور ان کے علاوہ دیگر علماء اور اُن کی کتب سے چنداں متاثر نہیں ہوا بلکہ جدید آراء کے قبول کرنے میں عجلت کرنے سے متنفر ہوتا ہے۔

② ان سابق کتب اور ان کے مصنفین کی خصوصیات اتباعِ وحی، اعتماد علی السلف اور مخلوق پر شفقت اور اتباعِ ہویٰ سے اجتناب ہیں۔

③ مجھے جرائد اور مجلات پڑھنے کی عادت نہیں ہے البتہ مولانا محمد منظور صاحب نعمانی اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے مضامین کو پسند کرتا ہوں۔

④ فقیر جن اساتذہ اور مشائخ سے متاثر ہوا ہے اُن کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:۔ (۱) میرے والد صاحب حضرت العلّامہ مولانا حبیب اللہ صاحبؒ (م ۱۳۶۸ھ) فقیر ان کے دقیق علم، سادگی اور مغلق مقامات کو مختصر الفاظ میں عام فہم کرنے سے متاثر ہوا ہے۔ (۲) حضرت العلّامہ مولانا خان بہادر صاحبؒ (م ۱۳۹۶ھ) فقیر انکی ذکاوت اور دقتِ علم سے متاثر ہوا ہے۔ (۳) حضرت العلّامہ مولانا محمد نذیر صاحب چکیسریؒ (م ۱۳۹۱ھ) فقیر ان کی قوتِ حافظہ اور شفقت سے متاثر ہوا ہے۔ (۴) حضرت العلّامہ مولانا عبدالرازق صاحب شاہ منصوریؒ (م ۱۳۹۷ھ) رقتِ قلبی اور خوفِ خدا میں بے نظیر تھے۔ (۵) شیخ الطریقت حضرت مولانا خواجہ محمد عبدالمالک صدیقیؒ (م ۱۳۹۳ھ) فقیر ان کے اخلاص، زہد، توجہات سے متاثر ہوا ہے (۶) شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا نصیر الدین غور غشتویؒ (م ۱۳۸۸ھ) فقیر ان کے پختہ علم، توکل، کم گوئی اور انابت الی اللہ سے متاثر ہوا ہے (۷) شیخ الحدیث حضرت العلّامہ مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ کیمبلپوری (م ۱۳۸۵ھ) فقیر ان کے پختگی علم، کم گوئی سے متاثر ہوا ہے (۸) شیخ الحدیث

حضرت العلامہ مولانا عبدالحق صاحب اکوڑوی (م ۱۴۰۹ھ) فقیران کے وسعتِ علم اور حسنِ تدبیر سے متاثر ہوا ہے۔

(۵) فقہ قدیم مثلاً مبسوط، بدائع، ہدایہ میں جدید مسائل کے ماخذ صراحتہً یا اشارۃً موجود ہیں۔ اور قدیم علم کلام مثلاً شرح مواقف، شرح مقاصد، شرح عقائد میں جدید اعتراضات کے صراحتہً یا اشارۃً بیخ کن جوابات موجود ہیں۔

(۸) جب تک اسلامی اقتدار یا اہلِ علم کی تنظیم موجود نہ ہو تو اس مروجہ نصاب میں تبدیلیاں مضر ہیں، قدیم کی اہمیت ختم ہو جائے گی اور جدید حاوی نہ ہو سکے گا اور جب اسلامی اقتدار یا اہلِ علم کی مؤثر اور فعال تنظیم موجود ہو تو اس نصاب میں تبدیلیاں ضروری ہیں۔ عربیت کے فنون سے دلائل اور نکات بعد الوقوع کا خارج کرنا اور قرآن اور احادیث کے لغات اور محاورات ذکر کرنے والی کتب کو داخل کرنا۔ اور حکمتِ قدیم اور ہیئتِ قدیم کی جگہ جدید حکمت اور ہیئت رائج کرنا اور جدید علم کلام کی کتب کی زیادت کرنا بہت اہم امور ہیں۔

بقیہ خلیجی بحران

تھی؟ اور اگر صدام حسین کو امریکہ کو سبق سکھانا تھا تو کویت پر قبضہ کرنے کی کیوں ہوک اُٹھی؟ اگر اسرائیل پر حملہ کیا جاتا تو پورا عالمِ اسلام پیچھے ہوتا اور سامنے اسرائیل ہوتا، ساری دنیا اس (صدام) کے ساتھ ہوتی۔ اب عراق نے خود امریکہ کو بلا لیا ہے اور ساری دنیا کو امریکہ کے ساتھ کر دیا —— اسے آپ ہوشمندی کہتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے —— دعاؤں کے ساتھ!

بقیہ از دینی مدارس

کے پیشِ نظر تھی اور نہ مسلمانوں کی سربلندی۔

اس تلخ تجربے کی بنا پر میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ کیا وہی تاریخ پھر دہرائی جا رہی ہے؟

آج "مرکز فروغ سائنس" نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو آج سے چالیس سال اس کے پیشروؤں نے اختیار کیا تھا۔ اسی ڈھنگ اور اسی لب و لہجہ میں بات کی جا رہی ہے۔ بار بار دین کا ذکر خیر ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح کا سبز باغ دکھایا جا رہا ہے۔ کیا اس کو اپنا مستقبل محفوظ کرنے کی پھر ضرورت پیش آ گئی ہے؟ اگر اس تحریک کی تہہ میں یہی حقیقت کارفرما ہے تو ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ سوچنا پڑے گا کہ پہلی تحریک سے تو مسلمانوں کے جان و مال اور عزت و آبرو کا سودا کر کے اپنا مقصد حاصل کیا تھا۔ اب کی بار اس کا دین و مذہب اور اس کا ایمان داؤ پر لگا رہا ہے۔ اس لئے آنکھیں کھلی رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ ع

نیا جال لایا پرانا شکاری